



شہری

برائے بہتر ماحول

اس میں کوئی شک نہیں کہ شہر میں ایک چمکانا سا کردہ جو شہر رکھتا ہو وہ قطعاً دنیا کو بدل سکتا ہے۔

- اندرونی اصلاحات میں
- روشن خیالی ایجنڈا
- شہر کا ماسٹر پلان موجود نہیں
- حکیم محمد سعید کے چراغ
- مردہ مچھلیوں کی داستان

جولائی تا دسمبر 2006ء

کراچی 2025ء میں - ایک بہتر کل کا تصور

کراچی کا شمار دنیا بھر کے چند بڑے کاسموپولین شہروں میں ہوتا ہے جہاں آبادی میں مسلسل اضافہ شہر کے بنیادی ڈھانچے کو بتدریج کمزور کر رہا ہے۔ "شہری" نے اس موضوع پر حال ہی میں ایک سیمینار کا بھی اہتمام کیا۔

کراچی 20-19 سال بعد کیسا ہوگا؟ شہری برائے بہتر ماحول کی جانب سے "کراچی 2025ء کا تصور" کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں اہل نظر شہریوں اور ماہرین نے شرکت کی۔ مذاکرے کے شرکانے کراچی کو ایک فعال، خوبصورت، بے مثال طرز حکومت، اعلیٰ ترین منصوبہ بندی اور تمام تر بنیادی سہولتوں سے لیس ایک شہر کا تصور باندھا۔ یعنی:

دی جائے گی اور زمین کا استعمال معاشرتی اور ماحولیاتی تقاضوں کو مدنظر رکھ کر کیا جائے گا۔

1- کراچی کا ماسٹر پلان فطری ماحول اور ثقافتی ورثے کا لحاظ کرے گا۔ اکثریتی آبادی جس میں نچلے اور نچلے متوسط طبقے کی ضروریات کو ترجیح

ڈونگی پارک کا معاملہ

پارک اور کھیل کے میدان کسی بھی صحت مند کمیونٹی کا ایک لازمی اور صحتمند جزو ہوتے ہیں جس کے بغیر شہری منصوبہ بندی مکمل نہیں ہوتی۔ پارک کمیونٹی کے کم مراعات یافتہ طبقے کے لیے معیار کو وجود میں لاتے ہیں، سیر و تفریح اور آرام کے مواقع مہیا کرتے ہیں اور جمہوریت اور آزادی کے تصور کو تقویت پہنچاتے ہیں۔

ڈونگی گراؤنڈ پارک ایم ایم عالم روڈ پر گلبرگ II کے مرکز میں واقع ہے۔ یہ واحد پارک ہے جو 5 سے 16 یکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ ایک مکمل کھیل کا میدان ہے جسے پورا گلبرگ کھیل اور بیرونی صحتمندانہ سرگرمیوں کے لیے استعمال کرتا ہے گلبرگ کی کل آبادی (تقریباً 600,000) اس کی مرکزیت کے باعث اس سے مستفید ہوتی ہے۔ (باقی صفحہ 3 پر ملاحظہ فرمائیے)



9- تمام عقیدوں اور کیتھولکوں سے متعلق عالمی معیار کے میوزیم، موسیقی، ڈرامہ، پرفارمنگ آرٹس اور دیگر ثقافتی سرگرمیاں جاری رہیں گی جن میں عام لوگوں کی شرکت کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ لوگ روادار ہوں گے اور وہ دوسروں کے مذہب اور سیاسی وابستگی کی قدر کریں گے اور تنوع کو رفعت دی جائے گی۔

10- موجودہ کچی آبادیوں کا معیار بڑھایا جائے گا اور رہائشیوں کو بے دخل نہیں کیا جائے اور چھٹی متوسط آمدنی والے گروہوں کو ایک سوشل ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے تحت گھر اور پلاٹ دیئے جائیں گے۔

11- اوپنٹی کی تشکیل کردہ سیدرج اور ڈریجنگ کی تجاویز پر عملدرآمد کیا جائے گا اور صاف کیے بغیر آلودہ پانی سمندر میں نہیں جائے گا۔ حکومت کی ناسک فورس کی ٹھوس فضلے کے انتظام کی تجاویز پر عملدرآمد کیا جائے گا اور ری سائیکلنگ کی صنعت شہر سے زمین بھرنے کے علاقے میں منتقل کر دی جائیں گی۔ کراچی کے باہر علاقوں میں مرکزی پلانٹ سے پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا اور میونسپل کی جانب سے چھٹی اور چھٹی متوسط آبادیوں کو پانی فراہم کیا جائے گا۔

12- حکومت قانون کی پاسداری کرتے ہوئے سب کے لیے بلا امتیاز عدل و انصاف کا اطلاق کرے گی۔

شہری کے اس سیمینار میں آرکیٹک عارف حسن، آرکیٹک عارف بلگرامی، رونالڈ ڈی سوزا، فرحان انور، سینئر خسانہ زبیری اور امبر علی بھائی نے خطاب کیا۔

پاسداری کی بنیاد پر ہوں گے جو اس امر کی یقین دہانی کرائیں گے کہ کردہ ارض کا قتل نہیں ہوگا۔

5- ٹاؤن اور ضلعی یونین کونسلوں کے ناظم اور نائب ناظم براہ راست منتخب ہوں گے اور شہری کمیٹیاں ان کی کارکردگی پر نظر رکھیں گے۔

6- تمام ترقیاتی منصوبوں کی عوامی سماعت ہوگی جن کے بارے میں اشتہار دیا جائے گا اور کارپوراز کمیٹی اس کی نگرانی کرے گی۔ ہر منصوبہ واحد پراجیکٹ انچارج کی ذمہ داری ہوگی اور ان کا حساب کتاب ہر تین ماہ بعد شائع کیا جائے گا۔ گورنمنٹ کی ہر ایجنسی ہر سال زمینی املاک کی سہولت، ان کا استعمال اور قیمت شائع کرے گی۔

7- ترقیاتی کام مقامی وسائل سے کیے جائیں گے نہ کہ آئی ایف آئی یا دیگر ڈونرز کے تعاون سے۔

8- سرکلر ریڈے فعال ہوگی اور اسے شہر کے مضافات تک بڑھا دیا جائے گا۔ کراچی میں بی آر ٹی نظام کے لیے سی ڈی جی کے کی تجاویز پر عملدرآمد ہو چکا ہوگا۔ تھوک اور مصنوعات کی مارکیٹ پرانے علاقوں سے شمالی بائی پاس اور قومی شاہراہ پر مستقل ہو چکی ہوگی۔ تیل کی پائپ لائن کی قومی شاہراہ تک توسیع ہو چکی ہوگی تاکہ روزانہ 25000 ٹینکرز کو شہر میں داخل ہونے سے روکا جاسکے۔

کراچی کا ماسٹر پلان فطری ماحول اور ثقافتی ورثہ کا لحاظ کرے گا۔ اکثریتی آبادی جس میں نچلے اور نچلے متوسط طبقے کی ضروریات کو ترجیح دی جائے گی اور زمین کا استعمال معاشرتی اور ماحولیاتی تقاضوں کو مدنظر رکھ کر کیا جائے گا

بلڈنگ کنٹرول باضابطہ تعمیرات اور مستند ماحول کو یقینی بنائے گا۔

2- فطری آفات، بیماری/وبا، جرائم اور تشدد سے نمٹنے کے لیے ایک نظام قائم کیا جائے گا۔ غریب اور امیر لوگ الگ تھلگ نہیں رہیں گے اور سڑکیں رکاوٹوں کے بغیر رواں ہوں گی۔

3- سیاستدان، منصوبہ ساز اور شہری باہمی تبادلہ خیال سے اکثریت کی ضروریات کا خیال کریں گے۔ منصوبہ ساز ادارے سیاسی مداخلت سے آزاد ہوں گے اور محققین سیاسی لاکھ عمل میں اپنی مفید رائے دیں گے۔

عملدرآمد کرنے والی ایجنسیاں اہل اور شہریوں کے لیے جوابدہ ہوں گی۔ زمین مختار ایجنسیاں، میونسپلٹی (کنڈونمنٹ بورڈ، کراچی پورٹ ٹرسٹ وغیرہ) سی ڈی جی کے ماتحت ہوں گی اور حلقہ بندی اور تعمیراتی ضوابط شہریوں کے حق میں ہوں گے۔ پیدل چلنے والے، خصوصاً بزرگ اور معذور بادشاہ ہوں گے۔ بالائی ماس ٹرانزٹ نظام شہر کے قدیم علاقوں سے نہیں گزرے گا اور تمام پبلک ٹرانسپورٹ سی این جی پر چلے گی۔ مال کی نقل و حرکت، بندرگاہ سے چہری تک ریل کے ذریعے ہوگی۔

4- ماحول کی حفاظت کی جائے گی جن میں قدیم ورثہ، ساحل اور جنگلات شامل ہوں گے۔ تمام منصوبے اور پراجیکٹ

شہری
جی 206 بلاک 2- پی ای سی ایچ ایس
کراچی-75400، پاکستان
ٹیلی فون/ فیکس 92-21-453-0646
92-21-438-2298
E-mail: Shehri@cyber.net.pk
(Web site) www.shehri.org
ایڈیٹر: سمیرا نعیم
انتظامی کمیٹی:

چیز پرن: رونالڈ ڈی سوزا
وائس چیز پرن: ایس رضاعلی گردیزی
جنرل سیکریٹری: امبر علی بھائی
نائب چی: شیخ رضوان عبداللہ
ارکان: خطیب احمد، ڈیرک ڈین،
حنیف اے ستار
شہری اسٹاف:
کوآرڈینیٹر: سرور خالد
اسٹنٹ کوآرڈینیٹر: رحمان اشرف
بانی ارکان:

نوید حسین، قاضی فائز علی
حمیرا رحمن، دانش آذر زوبلی
زین شیخ، خالد ندوی، قیصر بنگالی
قلذکاروں کی ضرورت:

شہری بوز لیٹر طلبا، ماہرین ماحولیات/تعمیرات اور ماحولیات میں دلچسپی رکھنے والے شہریوں میں مقبول ہے۔ آپ بھی "شہری" کے لیے لکھیے۔
ضمن میں معلومات کے لیے "شہری" کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

شہری کی رکنیت "شہری برائے بہتر ماحول" کے تمام ارکان کے لئے کھلی ہے۔ اس اشاعت میں شامل مضامین کو "شہری" کے حوالے کے ساتھ شائع کرنے کی اجازت ہے۔

ایڈیٹر/ادارتی عملہ کا خیر نامہ میں شائع ہونے والے مضامین سے متعلق ہونا ضروری نہیں۔

لے آؤٹ اور ڈیزائن:

حیاء الدین حیات
پروڈکشن: انٹر پریس کمیونٹی کیشن (IPC)

مالی تعاون: فریڈرک ٹومان فاؤنڈیشن
رکن IUCN ایدی ورلڈ کنزرویشن یونین

ڈونگی پارک کا معاملہ

حرص بمقابلہ عوامی مفاد

یہ پارک 1950ء کے ابتدائی عشرے میں وجود میں آیا جب یہ گلبرگ اسکیم نمبر 11 کے لیے بنائے جانے والے ماسٹر پلان کا حصہ بنا۔ اس وقت سے یہ ایک عوامی پارک اور عوامی کھیل کے میدان کی حیثیت سے استعمال ہو رہا ہے۔ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والوں خصوصاً بچوں کے لیے ایک تفریح گاہ ہے۔ اس کے نزدیک واقع اسکولوں (سینٹ میری اور اسکول برائے اسپیشل چلڈرن) کے طلباء اور علاقے کے کم مراعات یافتہ بچے بھی اس کھیل کے میدان کو مستقل استعمال کر رہے ہیں۔

ڈونگی پارک کو کرکٹ فیلڈ اور ہاکی وغیرہ کھیلنے کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ مختلف ٹورنامنٹس اور میچوں کا انعقاد بھی مستقل بنیادوں پر ہوتا رہا ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے اسے بطور کرکٹ گراؤنڈ تسلیم کیا اور اسے ایک طویل عرصے تک سروس انڈسٹری کی سرپرستی حاصل رہی جو اس میدان میں کرکٹ ٹورنامنٹس اور تربیت کا انعقاد کرتی تھی۔

ڈونگی گراؤنڈ سروسز کونسل اور اینگلٹس جیسے کئی کرکٹ کلبوں کا بھی کھیلنے کا میدان تھا۔ بہت سے فرسٹ کلاس کرکٹرز مثلاً آفتاب گل، عاقب جاوید، سرفراز نواز، پرویز جمیل، ہیرا اور مصباح الحق وغیرہ کا یہ تربیتی میدان تھا۔ نیز یہ عید گاہ بھی رہا۔

ایک دن اس پارک کے اطراف چھوٹے اونچی لوہے کی جادریں لگا کر اسے بند کر دیا گیا۔ ایک عرصے تک علاقے کے مکین یہی سمجھتے رہے کہ پارک کی تزئین و آرائش کی

جا رہی ہے۔ معلومات حاصل کرنے پر حقدہ کھلا کہ ایک غیر ملکی کمپنی آئی میکس کے تعاون سے ایک شاپنگ/تفریحی مال کی تعمیر ہوگی جس میں سینما گھر بھی بنائے جائیں گے۔

اس اطلاع پر علاقے کے مکینوں نے فوراً ایک رٹ پٹیشن دائر کی جو عوامی مفاد کے لیے تھی جسے پیشہ ورانہ فیس کے بغیر دائر کیا گیا تھا۔ زمین کے استعمال کی تبدیلی کے بارے میں اطلاع ملنے ہی متعلقہ معلومات حاصل کر کے بہت کم وقت میں یہ پٹیشن دائر ہوئی تھی۔ مکینوں نے دعویٰ کیا کہ پارک کو ایک شاپنگ مال اور سینما ہاؤس میں غیر قانونی طور پر تبدیل کیا گیا ہے۔ پارک کے صحت مند استعمال کو چند افراد کے مفاد پر قربان کر دیا گیا ہے۔ گلبرگ کے واحد کھیل کے میدان کو حرص اور ذاتی مفاد کی جھینٹ چڑھا دیا گیا۔

ادارہ ترقیات لاہور (ایل ڈی اے) کی جانب سے مدعا علیہ کمپنی کو عوامی پارک کی غیر قانونی منتقلی اور پارک سے غیر قانونی تعمیرات نے درخواست گزاروں ششدر کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن نمبر 1226/06 دائر کی۔ ہائی کورٹ نے غیر قانونی تعمیرات کے خلاف فوری طور پر حکم اتناعی تاریخ 23 فروری 2006ء کر دیا۔ لیکن مدعا علیہ بان نے عبوری حکم کے خلاف اپیل دائر کر دی۔ دعویٰ کو برقرار رکھنے کے بارے میں دونوں فریقوں کے دلائل سننے کے بعد ڈویژن بینچ نے پٹیشن کو قبول کر لیا اور واحد جج کے جاری کردہ عبوری حکم بتاریخ 2006-3-9 کو بھی معطل کر دیا۔

درخواست گزاروں کو 9 مارچ 2006ء کے اس حکم اور بعد میں بڑے بینچ کے سامنے رٹ پٹیشن کو پیش کرنے سے دکھ اور مایوسی ہوئی کیونکہ اس میں فیصلہ لکھنے والے جج کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ یہ محسوس کیا گیا کہ ایک عبوری حکم جو پٹیشن عدالتی دائرہ اختیار میں جاری کیا گیا وہ قانون اصلاحات آرڈی نینس 1972ء کی دفعہ (3) کی روشنی میں قابلِ اپیل نہیں ہے۔

درخواست گزار یہ محسوس کرتے تھے کہ معزز ڈویژن بینچ کے سامنے صرف آئی سی

اے کو برقرار رکھنے کا سوال تھا جبکہ آئی سی اے کو قبول کر کے درخواست گزاروں کی درخواست اتناعی کو نئے بغیر ہی معزز واحد جج کے عبوری حکم کو معطل کر دیا گیا۔ دیئے گئے حکم اتناعی کے استحقاق پر ایک لفظ بھی ریکارڈ نہیں کیا گیا۔

گلبرگ اسکیم کے ماسٹر پلان کو 1950ء کے اوائل میں منظور کیا گیا تھا جس میں واضح طور پر 5 سے 16 ایکڑ کے رقبہ زمین کو پبلک پارک/کھیل کے میدان کی حیثیت سے مختص کیا گیا۔ اس وقت سے پارک کو علاقے

سبق نہیں سیکھا گیا

سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے سامنے پیش ہونے والے متعدد مقدمات میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ پبلک پارک کو عوامی شرکت کے بغیر کسی تجارتی منصوبے میں تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ 2001ء کے سی ایل سی 1589 کے معاملہ پیرا گراف ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں۔

پیرا گراف (3)8 صفحہ نمبر 1596

ادارہ، پبلک پارک، کھلی جگہوں، کھیل کے میدان یا دیگر تفریحی پلاٹوں کو کسی دوسرے استعمال یا مقصد مثلاً رہائشی یا تجارتی یا حکومت کے مناسبتی افراد کو الاٹ نہیں کیا جاسکتا۔ بائرا افراد کو فائدہ پہنچانے کے لیے تفریحی پلاٹوں سمیت جا سیرا دونوں کی تبدیلی کے واقعات کا طم سبھی کو ہے۔ سبز جگہوں، کھلی جگہوں اور تفریحی اور رہائشی پلاٹوں کی حیثیت سے الاٹمنٹ ہوتی ہے اور وہاں پمپ اور غیر قائم ہوتے ہیں۔ تبدیلی کے ہاں اختیار رہنما متوں کے سیاسی کٹہہ جوڑنے کے باعث بری طرح استعمال کیا گیا ہے۔ تفریحی پلاٹ کی تبدیلی کے اختیار کو واپس لے کر تفریحی پلاٹوں کی حوصلہ شکنی کی ضرورت ہے۔

پیرا گراف (3)8 صفحہ نمبر 1596-1496

عدید امر رزاق کے کیس بی ایل ڈی 1994ء میں 512 میں متعلقہ مشاہدات مندرجہ ذیل تھے: ہم اس نقطے کا اظہار کر سکتے ہیں کہ حکم کے تحت بھی کے ڈی اے اجراءات طلب کیے بغیر اور سرکاری احکامات کیے بغیر کسی تفریحی پلاٹ کے استعمال کو تبدیل کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ یہ بتایا جاسکتا ہے کہ حکم کے مذکورہ بالا واضح آرٹیکل کی موجودگی کے باوجود ہر صوبائی حکومت نے مندرجہ آرٹیکل کو ردخور اٹھائیں سمجھا اور تفریحی پلاٹوں کو تبدیل کیا۔ چنانچہ کراچی کے شہریوں کو پارکس اور کھیل کے میدانوں سے محروم کیا گیا جس سے شہر میں ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہوا ہے۔

عدالت نے سنے پلیکس کی تعمیر روک دی

سپریم کورٹ نے 17 اگست 2006ء کو صوبائی حکومت پنجاب اور پنجاب انٹرنیٹ منٹ کمپنی کو ایک ایسے منصوبے پر کام کرنے سے روک دیا جس کے تحت ایم ایم عالم روڈ گلبرگ پر واقع ڈوگنی گراؤنڈ پر ایک جدید سینما اور شاپنگ سینٹر تعمیر کیا جاتا۔

محرم عدالت نے کراچی کی ایک این جی او شہری۔ سی بی ای (شہری برائے بہتر ماحول) کی دائر کردہ پیشین گوئیوں کرنے کا حکم جاری کیا۔ صحافی اردشیر کاؤس جی اور علاقے کے گیارہ ہائش افراد نے ایڈووکیٹ سید منصور علی شاہ نے یہ پیشین دائر کی تھی۔ لاہور ہائیکورٹ کی فل پیج نے گزشتہ ماہ آئینی رٹ پیشین کو رد کر دیا تھا۔ اس فیصلے کے

خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کی گئی تھی جس میں عوامی مفاد میں تجارتی منصوبے کو چیلنج کیا گیا تھا جس کی بنیاد قانونی تقاضوں کو پورا کیے بغیر رکھی گئی تھی۔

چیف جسٹس افتخار محمد چودھری کی سربراہی میں سپریم کورٹ کے ایک پیج نے رٹ پیشین کو بحال کر دیا اور لاہور ہائیکورٹ کو پیشین کی سماعت کے لیے ایک وسیع تر پیج کی تشکیل کی ہدایت بھی دی جس میں جسٹس محمد سعید اختر بھی شامل ہوں گے جنہوں نے 23 فروری 2006ء کو تعمیری کام کو روکنے کا حکم جاری کیا تھا۔

عدالت نے لاہور ہائیکورٹ کے ڈپٹی رجسٹرار (جوڈیشل) کو بھی ہدایت دیں کہ وہ

ان الزامات کا جواب دیں کہ انہوں نے مائیکسٹر کی پہلی درخواست کیوں واپس کی جس میں پیج کو وسیع تر کرنے اور اس میں جسٹس سعید اختر کو شامل کرنے کی استدعا کی گئی تھی۔ اس پر یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ درخواست ناقابل عمل ہے۔ اس طرح انہوں نے انصاف تک رسائی کے حق کو روک دیا ہے۔ محرم عدالت نے لاہور ہائیکورٹ کے رجسٹرار آفس کو یہ ہدایت بھی کی کہ مستقبل میں کسی بھی پیشین یا آئینی درخواست کو مقدمے کی پیروی کے قابل نہ سمجھ کر واپس نہ کیا جائے بلکہ اسے تصفیے کے لیے پیج کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے۔

پنجاب انٹرنیٹ منٹ کمپنی کو صوبائی حکومت کے ایک حکم کے تحت قائم کیا گیا تھا۔ جو 3.5 بلین روپے کے منصوبے کو پایہ تکمیل کو

پہنچاتی، جس کے لیے ڈوگنی گراؤنڈ پر چھ ایکڑ زمین بھی الاٹ کی گئی۔ درخواست گزار نے منصوبے کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ ایک پبلک پارک کو تجارتی مرکز میں تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ دیگر دو درخواست گزاروں نے یہ جواز دیا کہ پنجاب کمپنی کو یہ زمین وزیر اعلیٰ کے حکم سے منتقل ہوئی ہے جو یہ حکم جاری کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ درخواست گزاروں نے یہ دالالت بھی کی کہ حکومت پنجاب نے ایک تجارتی منصوبے کا آغاز کر کے 1973ء کے آئین کی بعض شقوں کی خلاف ورزی کی ہے جن کے تحت پبلک سیکٹر صرف عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکتا ہے اور کسی تجارتی منصوبے کا آغاز نہیں کر سکتا۔



قانون کو نظر انداز کرنا

محفوظ ماحولیات پاکستان ایکٹ 1997ء (پی ای پی اے) کا سیکشن 12 واضح طور پر یہ کہتا ہے کہ کوئی بھی منصوبہ اس وقت تک شروع نہیں کیا جاسکتا جب تک ماحولیاتی اثرات کا ایک اندازہ (ای آئی اے) مرتب نہ کیا جائے۔

پی ای پی اے کے مطابق ای آئی اے سے مراد ایک ایسا ماحولیاتی مطالعہ ہے جس میں حقائق جمع کرنا، معیار اور اعداد کے اثرات کی پیش گوئی، متبادل کا تعین، آمدنی و دیگر کی تخمینہ شدت میں کمی اور ملتی کرنے والے اقدامات، ماحولیاتی انتظام کی تشکیل اور ترقیاتی منصوبے، مائیکسٹرک کا بندوبست اور سفارشات کو وضع کرنا شامل ہے۔

ایک بار ای آئی اے مرتب ہو جائے تو ای پی ڈی آئی پی اے اس کو منظور کروانا ضروری ہے، ای آئی اے کی احتیاجات کی بھی منصوبے کو شروع کرنے سے پہلے ایک ای آئی اے مرتب کرنا لازم ہے۔ مذکورہ منصوبے میں ایسا کوئی ای آئی اے مرتب نہیں کیا گیا۔

پارک سے منسلک جائیدادوں میں سرمایہ کاری کی تھی۔ کیونکہ پارک کی جائز تو قعات کراہیل ڈی اے منصوبے سے یکطرفہ طور پر انحراف نہیں کرے گا۔ درخواست گزاروں اور کمیونٹی کے ایک بڑے حصے کو پارک کی صورت میں

عوامی مفاد کی پامالی

پانچ تفریحی اور صحت کی سہولتیں، ہم پہنچا کر نہ صرف تازگی زندگی کے معیار کو بہتر بنانے میں بلکہ ماحول کی بحالی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ عوام کی تازگی برقرار رکھتے ہیں اور بارش کے پانی کو جذب کرتے ہیں۔ معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لیے پانچ کی تعداد میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔ غیر قانونی قبضہ اور تعمیر نے آئی پی ڈی اور زندگی کے حق اور بڑے پیمانے پر کمیونٹی کے معیار زندگی کو پامال کیا ہے۔ زمین ہر ایک پارک کی حیثیت سے نہیں ہو جائے تو وہ قومی ملکیت بن جاتی ہے اور اس کی پارک یا تازگی یا ترمیم ممکن نہیں۔ اعتراض شدہ یہ منصوبہ عوامی ملکیت کے اصول و نظریے کے منافی ہے جو زندگی کے حق کا جزو بنتا ہے۔

قرارداد مفاد میں سماجی اور تفریحی انصاف کو جس سما گیا ہے جو آئین کے ایک واضح حصے پر محیط ہے اور اس آئین میں تحریر کردہ ان مقدس اصولوں سے انحراف کسی صورت میں ممکن نہیں ہے۔ عوامی مفاد سے بلند اور بڑے اور اسے پھانسیا کر کے آئی پی ڈی اور بارش ان نہیں کیا جاسکتا ہے وہ کتنے ہی طاقتور کیوں نہ ہوں۔

کے رہائشی افراد مختلف تفریحی مقاصد کے لیے استعمال کر رہے ہیں خصوصاً علاقے کے بچے اس جگہ کو کھیلوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ایک ایسے پارک کو جسے کرکٹ اور فٹ بال کے لیے منظور کیا گیا ہو۔ اسے ایک سینما ہاؤس

میں تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ مسترد کردہ تبدیلی

ایل ڈی اے ایکٹ 1975ء کے خلاف اور

ملک کی اعلیٰ عدالتوں کے طے کردہ قانون کے

برخلاف ہے۔

کیونٹی اور درخواست گزاروں نے

شہری کی سالانہ جنرل میٹنگ

منعقدہ 27 مئی 2006ء (شہری آفس)

شہری برائے بہتر ماحول
کی سالانہ جنرل باڈی
میٹنگ منعقدہ
شہری آفس بتاریخ
27 نومبر 2006 کی روداد

محمد علی رشید نے ان کی تائید کی۔
مجلس عاملہ نے کوشش آگم ٹیکس۔ کینی
زون V کی ہدایت کے مطابق ایسوی

محمد علی رشید نے انہیں تجویز کیا اور ڈاکٹر
سید رضاعلی گردیزی نے ان کی تائید کی
اور سالانہ سرگرمیوں کی رپورٹ کو قبول
کر لیا گیا۔

شہری برائے بہتر ماحول کی
سولہویں سالانہ جنرل میٹنگ کا
انفعاد 27 مئی 2006ء کو شام 5 بجے شہری
سی بی ای کے رجسٹرڈ آفس 206-جی،
بلاک 2- پی ای سی ایچ ایس۔ کراچی میں
ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل امور طے پائے۔
کارروائی

3- 31 دسمبر 2005ء کو ختم ہونے والے
سال کے لیے آڈٹ شدہ کھاتوں کے
گوشواروں کی منظوری۔

1- 4 جون 2005ء کو ہونے والی 14 ویں
سالانہ جنرل میٹنگ کی کارروائی کے
خلاصے کی تصدیق۔

شہری سی بی ای۔ کے خزانچی شیخ رضوان
عبداللہ نے کھاتوں کے گوشواروں کو
پڑھ کر سنایا۔ سید۔ اے متین نے انہیں
تجویز کیا اور سید محمد الدین احمد نے ان کی
تائید کی اور آڈٹ شدہ کھاتوں کو تسلیم
کر لیا گیا۔

15 ویں سالانہ جنرل میٹنگ
کی کارروائی کے خلاصے کی
تصدیق کی گئی۔

شہری سرگرمیاں

شہری رپورٹ

4- دسمبر 2004ء کو ختم ہونے والے سال
کے کھاتوں کو ایم/ایس حیدر اینڈ کمپنی
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس نے آڈٹ کیا تھا۔
آگم ٹیکس آرڈی نینس 2001 کے
یو ایس 2 (36) کا آگم ٹیکس سے مستثنی
ہونے کا سرٹیفکیٹ جاری ہونے سے آگم
ٹیکس کوشش کینی زون کی ہدایت کے

2- شہری کی جنرل سیکریٹری کی تیار کردہ
2005ء کے لیے شہری کی سرگرمیوں کی
رپورٹ کی منظوری۔
جنرل سیکریٹری امبر علی بھائی نے سال
2005ء کے لیے شہری کی سرگرمیوں کا
خلاصہ پیش کیا جس کی تفصیل سالانہ
رپورٹ 2005ء میں موجود ہے۔

مطابق ایسوی
ایشن کے ترمیم
شدہ آرٹیکلز کی
منظوری۔

ترمیم پڑھ
کر سنائی گئیں۔
خطیب احمد نے
انہیں تجویز کیا اور



شرکاء اراکین مجلس انتظامیہ

رودانہ ذوقی سوزا

چینئر پرسن

ڈاکٹر سید رضاعلی گردیزی

نائب چینئر پرسن

امبر علی بھائی

جنرل سیکریٹری

شیخ رضوان عبداللہ

خزانچی

خطیب احمد

ایگزیکٹو رکن

ڈیرک ڈین

ایگزیکٹو رکن

حنیف اے ستار

ایگزیکٹو رکن

اراکین مجلس عاملہ

برہ ذہت ڈین

سید اے متین

نثار حسین بلوچ

مصطفی الدین احمد

ہاشم احمد

محمد علی رشید

مداعو کیا گیا

خاروق ندیم۔ فراز ندیم۔ مدیحہ شاہ

ایکیویسٹ کا آلہ کار: ای آئی اے کیا ہے؟

ماحولیاتی اثرات کو جانچنے یا تشخیص کی تعریف گونا گوں انداز میں کی گئی مثلاً ”انسانی ترقیاتی سرگرمیوں پر ماحولیاتی نتائج کی پیش گوئی اور نقصان دہ اثرات کو ختم یا کم کرنے کی مناسب منصوبہ بندی اور مثبت اثرات میں اضافے کا ایک رسمی عمل“

”ماحول پر ایک منصوبے کے تحت ہونے والی سرگرمی کے اثرات کا تعین و تشخیص“ (اقوام متحدہ)

”ای آئی اے ایک مجوزہ عمل کے امکانی اثرات کی باقاعدہ۔ از سر نو پیدا کرنے کے قابل اور بین الاقوامی تشخیص اور ایک مخصوص جغرافیائی علاقے کے مادی، حیاتیاتی، ثقافتی، سماجی اور معاشی صفات پر اس کے عملی متبادل ہیں“ (یو ایس ای پی اے۔ 1993)

”ایک سرگرمی جو نشاندہی۔ پیش گوئی۔ تشریح و ترجمانی اور معلومات کی فراہمی اور وفاقی اقدام یا انسانی صحت اور جس ماحولیاتی نظام پر انسانی ہاتھ کا دار و مدار ہوا اس کی فلاح و بہبود کی ترقیاتی تجاویز کے اثرات کے بارے میں ہو“ (سادار ایٹ آل۔ 1994)

”ای آئی اے اسے حالیہ یا مجوزہ اقدام کے مستقبل کے نتائج کی نشاندہی کرنے کا ایک باقاعدہ عمل ہے“ (بین الاقوامی ادارہ برائے تشخیص اثرات)

”ای آئی اے کے تین بنیادی اعمال ہیں۔

- مسائل کی پیش گوئی کرنا۔
- ان سے گریز کی راہوں کو تلاش کرنا۔
- مثبت اثرات میں اضافہ کرنا۔

”قانون تحفظ ماحولیات پاکستان ایکٹ 1997ء کے مطابق ای آئی اے سے مراد ایک ایسا ماحولیاتی مطالعہ ہے جو معلومات اور اعداد کو اکٹھا کرنے۔ معنی اور کمیٹی اثرات کی پیش گوئی کرنے۔ متبادل کا مقابلہ کرنے۔ انسدادی۔ جلائی کن اور تخفیفی اقدامات کی تشخیص کرنے۔ ماحولیاتی انتظام کے ضابطے اور ترتیبی منصوبے۔ مانیٹرنگ انتظامات اور تجاویز مرتب کرنے پر مشتمل ہے۔“

خطیب احمد

6000 روپے ہوگی۔

7- دیگر معاملات

● محمد علی رشید نے تجویز دی کہ شہری اپنے ایک بائبل ”ہیلپ ڈیسک“ کی موجودگی کو مشہور کرے۔

● سید اے متین نے شہری کی ویب سائٹ (www.shehri.org) کی باقاعدہ تجدید پر زور دیا تاکہ لوگوں کو شہری کی سرگرمیوں، پروگرام اور آنے والے ورکشاپوں/سیناروں کے بارے میں تازہ ترین معلومات حاصل ہو سکیں۔ رونا لڈھی سوزا نے سید اے متین سے ویب سائٹ کی تجدید میں شہری کی معاونت کرنے کی درخواست کی۔

● نائیلہ احمد نے کہا کہ شہری کے تصور کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ لوگوں کو علم ہونا چاہیے کہ ”شہری کیا ہے“ عام لوگوں کے ذہن میں صرف ایک ہی تاثر ہے کہ شہری عمارتوں کو منہدم کرنے میں ملوث ہے۔ اہر علی بھائی نے ممبران سے آگے آنے اور شہری کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی درخواست کی۔ انہوں نے اراکین سے شہری کی جاری سرگرمیوں کے لیے چندہ اور فنڈ اکٹھا کرنے کی بھی درخواست کی۔

محمد علی رشید نے مجلس عاملہ کے اراکین کی تعداد بڑھانے کی تجویز پیش کی۔

ایشن کے ترمیمی آرٹیکلز کی منظوری دی۔

5- این جی او آر سی کی پیش کردہ تجاویز کے

مطابق دفعہ 111، ضمنی دفعہ (1) میں ترمیم لائی گئی۔ اس کے مطابق ایسوی ایشن کے میورنڈم میں ترمیم لانے کے لیے ایک خصوصی قرارداد پاس کی گئی۔

”ماحولیات۔ بلدیاتی۔ سرکاری نمائندگی اور انتظامیہ۔ جرائم پر کنٹرول۔ ماحولیاتی آلودگی۔ کمیونٹی کی فلاح و بہبود۔ بلدیاتی/سرکاری مالیاتی کنٹرول اور تشخیص حاصل۔ صحت۔ عمارت کی تعمیر اور لینڈ ڈیولپمنٹ کنٹرول اور شہری خدشات و تحفظات کے دیگر معاملات۔

سرکاری شعبے میں اچھی حاکمیت سمیت ہر پہلو سے منسلک موجودہ قوانین۔ قواعد

و ضوابط اور یا مزاحمت یا مجوزہ قانون سازی سے متعلق تحقیق و تشہیر کرنا۔ ترتیب دینا اور معلومات کو پھیلاتا۔“

خطیب احمد نے انہیں تجویز کیا اور محمد علی رشید نے ان کی تائید کی۔

6- 2005ء کے آڈیٹوں کی تقرری اور

ان کے معاوضے کا تعین۔

حلیف اے ستار نے اسے تجویز کیا اور ڈائریجور نے اس کی تائید کی اور آڈیٹوں کا معاوضہ طے کر لیا گیا۔

یہ طے کیا گیا کہ سال 2006ء کے لیے

ایم/ایس حیدر اینڈ کمپنی کو بطور آڈیٹر تعینات کیا جائے گا اور ان کی فیس

شہری کے تصور کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے

لوگوں کو علم ہونا چاہیے کہ ”شہری کیا ہے؟“

عام لوگوں کے ذہن میں صرف ایک ہی تاثر ہے

کہ شہری عمارتوں کو منہدم کرنے میں ملوث ہے

روشن خیال ایجنڈا:

جمہوری عمل کی تقویت انسانی حقوق کا تحفظ

شہری سی سی ای

اصلاحات حاکمیت کے

لیے لبرل ایجنڈے کو

اجاگر کرنا ہے جو

جمہوری عمل کی تقویت

اور معاشرے میں

بدعنوانیوں کے خاتمے

پر زور دیتا ہے

حاکمانہ فرمانروائی۔ اختیارات کا غلط

استعمال، سرپرستی اور

مرکزیت مجموعی طور پر ناقص طرز حاکمیت کو جنم

دیتے ہیں۔ بہت سے ممالک کو غریب اور ان

کے شہریوں کو جمہوریت تعلیم اور موثر معاشی

اور سماجی پالیسی کے فقدان کے باعث بے خبر

اور بے علم رکھا جاتا ہے۔ اچھی حاکمیت کے

لیے روشن خیال یا لبرل ایجنڈے کی توجہ، افراد

کو اختیارات کی واپسی، اختیارات کی

علیحدگی۔ غیر مرکزیت، شفاف

پن، شہری اور سیاسی حقوق،

آزادانہ تجارت، سماجی

مارکیٹ، معیشت، غربت اور لاعلمی کے خلاف

پالیسیوں اور بدعنوانی کے خلاف جنگ پر مرکوز

ہے۔

روشن خیال یا لبرل افراد کے مطابق اچھی

حاکمیت کو مندرجہ ذیل باتوں کو فروغ دینا

چاہیے۔

اے۔ جمہوریت کو تقویت دی

جائے

آزادی اظہار کی ضرورت کو فروغ دیا

جائے کیونکہ یہ جمہوریت اور اچھی

حاکمیت کی اذیلین ضرورت ہے۔

حکومتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ محض

اپنے حامیوں کو خوش نہ کریں بلکہ تمام

شہریوں کے مفادات کو پیش نظر رکھیں

اور خود کو ان کے سامنے ذمہ دار اور

جواب دہ خیال کریں۔

ایسی مضبوط پارلیمنٹ کی ضرورت کو

فروغ دیا جائے جسے حکومت پر موثر

ریاست اور مذہب کی

مکمل علیحدگی کی

ضرورت کو فروغ دیا

جائے، قومی حکومت اور

ماورائے قومی اداروں میں

شفافیت کو فروغ دینے

کسی ضرورت ہے

کنٹرول ہو اور اسے اپنے قانون ساز

ایجنڈے کو تیار

کرنے کا حق ہو۔

● جمہوری

کنٹرول اور مادرا

قومی اداروں پر

جواب دہی کے

لیے موثر طریقہ

کار کی ضرورت کو

فروغ دیا جائے۔

● ریاست اور مذہب کی مکمل علیحدگی کی

ضرورت کو فروغ دیا جائے۔

● قومی حکومت اور مادرا قومی اداروں میں

شفافیت کو فروغ دینے کی ضرورت

ہے۔

● یہ ضروری ہے کہ شہریوں کو معلومات تک

رسائی حاصل ہو اور انہیں فیصلوں سے

آگاہی میں کثادگی اور رسائی حاصل

ہو۔ معلومات اور فیصلے شہریوں کے لیے

قابل فہم ہونے چاہئیں۔

● جمہوری طور پر منتخب حکومت کا مسلح

افواج، پولیس اور جاسوسی خدمات پر

بالا دستی کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔

● اختیارات کے نامناسب استعمال کی

روک تھام کے لیے جانچ پڑتال اور

توازن کی ضرورت کو فروغ دیا جائے۔

● اختیارات کے ایک غیر جانبدار اور

مسادات کے فیصلے کو نافذ کرنے، عدلیہ

کی خود مختاری، عدلیہ، قانون ساز

اداروں اور انتظامیہ کے کردار کو مضبوط

بنانے کی ضرورت کو فروغ دیا جائے۔

● حکومتوں کو انتخابات کی آزادی اور بین

الاقوامی مانیٹرنگ کو قبول کرنے کی

ضرورت کو فروغ دینا چاہیے۔

● جب بھی ممکن ہو مادرا قومی اور غیر مرکزیت

کے اصول کے نفاذ کی ضرورت کو فروغ

دیا جائے اور شہری معاشرے کو وہ حق



لبرل فورم پاکستان کا تصور

لبرل فورم پاکستان کے اراکین یقین رکھتے ہیں کہ جمہوری سیاسی نظام پر رکھی گئی پارلیمانی اقتدار کو تقویت دی جائے۔ ایل ایف پی آبادی کے بڑے غیر مراعات یافتہ طبقے خصوصاً عورتوں، بچوں اور مذہبی اقلیتوں کے لیے مثبت اقدام کی ضرورت پر زور دیتی ہے۔ پاکستان جن سیاسی چیلنجوں سے دوچار ہے اس پر ایل ایف پی کا اختیار کردہ موقف درج ذیل ہے۔

انتخابی اصلاحات

- ایک آزادانہ الیکشن کمیشن کا قیام بہت ضروری ہے۔
- معاشرے کے تمام طبقوں کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے موجودہ انتخابی نظام کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

عدلیہ

- ایل ایف پی ایک خود مختار عدلیہ کا مطالبہ کرتی ہے جو ہر قسم کی مداخلت سے پاک ہو۔
- تمام متوازی عدالتی ڈھانچوں مثلاً وفاقی شرعی عدالت، انسداد دہشت گردی اور فوجی عدالتوں کو ختم کیا جائے۔

- ذات، مذہب اور جنس کا لحاظ کیے بغیر تمام شہریوں کو منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انصاف فراہم ہونا چاہیے۔
- بچوں، عورتوں، اقلیتوں اور دیگر کے خلاف تمام امتیازی قوانین کو ختم کیا جائے۔

حاکمیت

- با معنی غیر مرکزیت اور تفویض اختیارات، ہونی چاہیے۔
- تفویض اختیارات کی بنیاد اصول امداد پر ہونی چاہیے۔

معیشت

- ایل ایف پی کے اراکین ایک آزاد تجارتی معیشت کی وکالت کرتے ہیں جو اجارہ داریوں کی جانچ پڑتال کرنے اور صارفین کے حقوق کو یقینی بنانے کے مضبوط طریقہ کار سے لیس ہو۔
- ایل ایف پی عادلانہ اراضی اصلاحات اور ایک آزاد تجارتی معیشت کے اصولوں پر زرعی شعبے کی تنظیم کا مطالبہ کرتا ہے۔

ایل ایف پی ایسی زرعی مہارتوں کے فروغ کی حمایت کرتا ہے جو مقامی ماحول کے ہم مزاج ہو اور ان کی بنیاد پائیدار مہارتوں پر ہو جو مستقبل کی نسلوں کی فلاح و بہبود اور حقوق کو یقینی بنائیں۔

قانون سازی اور کام تفویض کیے جائیں جو اس سیاق و سباق کے اندر بہتر طور پر انجام دیئے جاسکیں۔

• ذرائع ابلاغ کی آزادی کو فروغ دینے کی ضرورت ہے جس کی ضمانت قانون نے دی ہے اور عدالتوں نے اسے تقویت دی ہے۔

• ذرائع ابلاغ کے لیے ایک مسابقتی نظام اور کثرت آراء کی ضرورت کو فروغ دیا جائے۔

بی۔ انسانی حقوق کا تحفظ

• حکومتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے معاہدوں اور دیگر بین الاقوامی قانون بشمول بین الاقوامی کمرشل کورٹ پر پوری طرح عملدرآمد کریں۔

• انسانی۔ شہری اور سیاسی حقوق کو تسلیم کرنے اور نفاذ کو تقویت دینے کی ضرورت ہے تاکہ وہ آئین میں شامل ہو کر اقتصادی اور معاشرتی ترقی کو فروغ دے سکیں۔

• زیادہ سے زیادہ شہریوں کو اپنے مساوی حقوق سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے قابل بنانے کے لیے کم سے کم پرائمری سطح تک مفت تعلیم کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔

• قانونی رسائی اور موثر تلافی کی ضمانت کے لیے قانون کی بالادستی کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے، تاکہ غریب ترین شہریوں سمیت سبھی کو انصاف تک رسائی مل سکے۔ اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ قانون کے سامنے تمام لوگ مرد اور عورتیں، امیر اور غریب اکثریت اور اقلیت سبھی برابر ہیں۔

• کوئی بھی سزائے مستحکم نہیں ہے۔

• رواداری کو فروغ اور امتیاز کے خلاف

ایک روشن خیال فرد کی آواز

کراچی کے خطیب احمد گلگتے ہیں۔ ”آئی اے ایف کے تجربے سے جو سب سے اہم چیز میں نے سیکھی ہے کہ سیاستدانوں کو ان کے پیشے میں بطور سیاستدان تربیت دینے کی ضرورت ہے۔ یہ بھی بہت اہم ہے کہ



جرمنی کے ٹیکس ادا کرنے والے/شہری اپنے تمام دلوں (سیاستدانوں/ٹیبیروں) کی تربیت پر رقم خرچ کرتے ہیں۔ میں نے انہیں علمی تکنیکی اور ماحولیاتی تربیت سے لیس پایا کہ وہی ملک کے حقیقی حکمران ہیں۔ میں بھی مہم چلائی چاہیے کہ جرمنی کی طرح پاکستانی ریاست سیاستدانوں کی تربیت کے لیے رقم فراہم کرے۔ جب تک ریاست اس بارے میں سوچ و بچار کرے شہری معاشرے کو چھوٹے چلانے پر ہی اس کی تربیت کا آغاز کرنا چاہیے۔ اس ملک کے آزاد شہری/دوڑروں کو بھی ”ملکیت“ کی ذمہ داری کو سنجیدگی سے لینے کے لیے تربیت کی ضرورت ہے۔ نوٹ کریں کہ اس ملک کے شہری تکنیکی طور پر (صرف کاغذ پر) ہمارے ملک کی ریکارڈ شدہ تاریخ کے چار ہزار برسوں میں سے تقریباً صرف پچاس برس سے ہی آزاد ہیں۔“

بشکریہ: آزادی کے شعلے کو روشن رکھو۔

آئی اے ایف کے دس برس۔ پاکستانی لیبرٹرائٹس کا کام کر رہے ہیں۔

ایف این ایس ٹی۔ پاکستان

- جنگ اور نسلی، قومی، مذہبی اور لسانی اقلیتوں کے تحفظ کی ضرورت ہے۔
- تمام ممالک میں پیرس اور اصولوں کے مطابق آزاد قومی حقوق انسانی کے اداروں کے قیام کی ضرورت ہے تاکہ حقوق انسانی کا تحفظ اور فروغ ممکن ہو سکے۔
- سی۔ سیاسی جماعتوں اور شہری معاشرے کی ترقی
- سیاسی جماعتوں کے مابین مسابقت، ذرائع ابلاغ تک مساوی رسائی اور عدالت میں قابل نفاذ شفاف اور منصفانہ انتخابی قوانین کی ضمانت کی ضرورت ہے۔
- قومی اور ماورائے قومی پالیسی کی تیاری، قانون سازی اور تھیں کے فیصلہ سازی کے عمل میں مقامی/علاقائی حکومتوں کی شرکت کی ضرورت ہے۔
- جمہوریت کی تخلیق اور انسانی حقوق اور شہری معاشرے کو فروغ دینے میں این جی اوز کی شراکت کو تسلیم کرنے کی ضرورت ہے۔ انسانی آزادی اور جمہوری حاکمیت کی ضمانت کے ساتھ جمہوری طور پر منتخب ہونے والی حکومتوں کے اختیار پر زور دینے کی ضرورت بھی ہے۔
- حکومتوں کو شہریوں کی حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ سیاست اور عوامی زندگی میں حصہ لیں۔
- مؤثر سیاسی جماعتوں اور انتخابی نظام کی ضرورت ہے تاکہ مساوات اور جمہوریت کو تقویت مل سکے۔
- شہری تعلیم اور سیاسی مباحثے میں سیاسی پارٹیوں کے کردار پر زور دینے کی ضرورت ہے۔ اقتدار کے وسیلے کی حیثیت سے ان کا کردار اس کے سوا ہے۔
- سیاسی جماعتوں کے مالی معاملات کا مکمل طور پر شفاف ہونا ضروری ہے۔
- سیاسی جماعتوں کے لیے اندرون جماعت جمہوریت کو تقویت دینا اور اس کا نفاذ کرنا ضروری ہے۔
- سیاسی جماعتوں کو اقلیتوں کو اہمیت دینی چاہیے۔
- سیاسی جماعتوں کے مالی معاملات خصوصی انتخابی مہموں پر ہونے والے اخراجات سے متعلق واضح قوانین کی تخلیق اور ان کا نفاذ ضروری ہے۔
- غربت کے خاتمے اور پائیدار ترقی کے لیے موثر سرکاری پالیسیوں کے ساتھ معیشت میں آزاد قواعد و ضوابط اور آزاد تجارت کے اتحاد کی ضرورت ہے۔

قانونی رسائی اور مؤثر تلافی کی ضمانت کے لیے قانون کی بالادستی کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ غریب ترین شہریوں سمیت سبھی کو انصاف تک رسائی مل سکے۔ اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ قانون کے سامنے تمام لوگ مرد اور عورتیں، امیر اور غریب اکثریت اور اقلیت سبھی برابر ہیں کوئی بھی سزا سے مستثنیٰ نہیں ہے

کراچی: شہر کا قابل عمل ماسٹر پلان موجود نہیں ہے

ایک شہر کو خوبصورت بنانے کے لیے سب سے پہلے اس بدنامی کو دور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو زمینی منظر کو بگاڑتی ہے

معمولی روپوں کو جنم دیا جس سے ہمارے قدرتی اور تعمیراتی گنج گراں مایہ کی بقا کو شدید خطرات لاحق ہوئے ہیں۔

آدمان برسر مطلب "کراچی کو خوبصورت اور حسین بنانے کے طریقے" یہ آج کا موضوع ہے یہ محسوس کیا گیا ہے کہ ایک شہر کو خوبصورت بنانے کے لیے سب سے پہلے اس بدصورتی کو دور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو زمینی منظر کو بگاڑتی ہے۔ ایک پارک کے برابر میں کوڑے کرکٹ کا ڈھیر شہر کو حسین بنانے میں موثر امداد فراہم نہیں کرتا۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ یہ شہر زیادہ تر کسی منظور شدہ اور با عمل ماسٹر پلان کے بغیر ہی چلتا رہا ہے۔ نتیجے میں موجودہ زمین کا استعمال حلقہ بندی کے قانون کی شدید خلاف ورزیوں کے باعث بے ربطا ترقی ہوئی جس کی بنیاد سماجی بھلائی کی خواہش پر نہیں بلکہ صرف اور صرف لالچ اور تجارتی فائدے پر تھی۔

کراچی میں زمین کو سماجی فائدے کے لیے ایک آلے کے طور پر استعمال نہیں کیا گیا۔ بلکہ اب یہ ایک تجارتی شے بن چکی ہے جہاں کبھی ایک تفریحی سہولت کے پلاٹ کی نشاندہی کی گئی تھی وہاں اب بدنامارہائی عمارت کا ڈھانچہ کھڑا ہے یا اس سے بھی زیادہ بدناما تجارتی مراکز بن گئے ہیں۔ جیسا کہ آج کل شہر میں شاہنگ مالز کاروبار ہے۔ کوئی بھی تجارتی سرگرمیوں کی ضرورت سے منکر نہیں ہے لیکن وہ شہریوں کو ناکافی کھلی جگہوں سے محروم کرنے کی قیمت پر جاری نہیں رکھی جاسکتیں۔

یہ شہر منصوبہ بندی کی کسی دستاویز یا عوامی قانونی جواز رکھنے والے سیاسی عمل کی بنیاد پر نہیں بلکہ زمین اور اس سے جڑے ہوئے دیگر مافیا اور بدعنوان سرکاری افسران کی ملی بھگت کے نتیجے

کے معدنی جشمے ہیں۔ گڈاپ کا بے آب گیاہ ماحول ہے۔ ناظم آباد کی پہاڑیاں ہیں۔ لیسر کے کھیت اور زرعی زمینیں ہیں۔ شہر سے چند گھنٹوں کے کار کے سفر کے بعد آپ کیرتھر ٹیٹل پارک کے پتھر لے قطع زمین پر پہنچ جائیں گے۔ کراچی میں متنوع تعمیری درجہ ہے جس میں نوآبادیات کے دور اور اس سے قبل کے تعمیری نمونے بھی شامل ہیں جو شہر کے تاریخی ترقیاتی عمل کا اظہار ہیں۔ شہر کا فطری اور تعمیراتی ماحول شہریوں کے ساتھ ساتھ ملکی اور غیر ملکی مہمانوں کی جمالیاتی، روحانی اور تفریحی ضرورتوں کو پورا کرنے کی وسیع قدرت رکھتا ہے۔

بدقسمتی سے نئے منصوبے اور بے قاعدہ ترقی اور اس سے منسلک آلودگی کے خطرات کے باعث فطری اور تعمیراتی ماحول بھی خطرات سے دوچار ہے۔ کراچی 12 ملین سے زیادہ آبادی کا شہر ہے لیکن اس وقت اس کا ایک قابل عمل ماسٹر پلان موجود نہیں ہے۔ آلودگی کے خطرات بہت سنجیدہ ہیں۔ بلدیاتی اور صنعتی فضلہ صاف کیے بغیر سمندر میں چلا جاتا ہے جس سے حساس ساحلی ماحول تباہ ہو رہا ہے۔ کسی منصوبہ بندی کے بغیر ہونے والی ترقی اور کمزور تنظیمی کنٹرول شہر کے تعمیری ورثے کی جہاں اور ترقی میں حصہ دار بن رہے ہیں۔

ایک دوسرے سے منسلک دلچسپ مسائل نے بحران کو سنگین بنا دیا ہے۔ اب تک شہر کے لیے منصوبہ بندی کی ایسی کوئی دستاویز تیار نہیں ہوئی جس میں گزشتہ برسوں کے دوران نئے والے مختلف ماسٹر پلان بھی شامل ہوں جس میں فطری ماحول اور تعمیراتی لحاظ سے اہم تاریخی مقامات کے تحفظ اور بچاؤ کے لیے کسی لائحہ عمل یا منصوبے کی نشاندہی کی گئی ہو۔ منصوبہ بندی کا نہ ہونا اور پھر کمزور تنظیمی کنٹرول نے بے قابو شہری ترقی اور

زبردست قوت اور استعداد رکھنے والے شہر کے باسی ہیں۔ اس کا ارضی منظر بطور طبیعی، فطری اور ماحولیاتی نظام (ecological) کے بہت متنوع ہے۔ آبادی متحرک اور تعلیم یافتہ ہے اور تیزی سے بڑھتا ہوا خدمات کا شعبہ ہے۔ یہ وہ چند صفات ہیں جو اس شہر کو دنیا کے کسی بھی بڑے شہر سے فخر کے ساتھ مقابلہ کرنے کی زبردست قوت فراہم کرتی ہیں۔

جب ہم کراچی کی تفریحی استعداد کے بارے میں بات کرتے ہیں تو عقده کھلتا ہے کہ خدا ہم پر بڑا مہربان رہا ہے۔ دنیا کے بہت کم ایسے بڑے شہر ہیں جو کراچی جیسے متنوع، طبیعی، فطری

اور اجتماعی ماحولیاتی ارضی کے مالک ہوں۔ کراچی منفرد اور نمایاں فطری خصوصیات اور بھرپور تعمیری ورثے سے نوازا گیا ہے۔ لیکن ہمارے قدرتی ذرائع کی تفریحی استعداد اور تعمیری ورثے سے فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ چنانچہ اب ان کا وجود ناقص منصوبہ بندی اور انتظام کے باعث انتہائی خطرات سے دوچار ہے۔

کراچی کی بندرگاہ کی 100 کلومیٹر کی ساحلی پٹی وسیع حیاتیاتی تنوع کی مالک ہے۔ جہاں اجتماعی ماحولیاتی نظام سے میل کھاتے ہوئے حساس دلدلی جنگلات پائے جاتے ہیں۔ ساحل سے دور ساحلی کھاڑیاں اور جزیروں کا ماحولیاتی نظام ہے۔ اس کے علاوہ تفریحی ساحل ہیں۔ دنیا بھر میں کراچی کے ایسے ساحل ہیں جہاں سب سے زیادہ سبز کھوئے اٹھتے دیتے ہیں ساحلی سکونت علاقے ایشیا کی سب سے بڑی مہاجر پرنندوں کی آبادی کو پناہ فراہم کرتے ہیں۔

شہر کا حیاتیاتی تنوع صرف ساحل تک محدود نہیں ہے۔ یہاں منگھویر میں حیرت انگیز گرم پانی

کراچی کے بوسیدہ اور روبہ تنزل گرد و پیش کے لیے شہری احیاء اور بحالی کے منصوبے کا آغاز کیا جائے جس کی

بنیاد متاثرہ افراد کی بھرپور شرکت پر ہو

شہری ماحول

فرحان انور

میں بھلا چھوٹا ہے۔

کمزور اور رو بہ منزل بنیادی ڈھانچہ، اچھے ہوئے گٹر، سڑکوں پر کوڑے کے ڈھیر، پینے کے آلودہ پانی کی فراہمی نے حاکمیت کے شدید بحران کو تقویت دی ہے۔ جس نے اس شہر اور اس کے زمین منظر کو بد شکل اور بدنام بنا دیا ہے۔ ہم تن تنہا کراچی جیسے بڑے شہر کے لیے منصوبہ بندی نہیں بنا سکتے۔ ہم شہر کو خوبصورت بنانے والی ایسی اسکیموں پر توجہ مذکور کر سکتے ہیں۔ جنہیں شہر کے وسیع ترقیاتی منظر کے مطابق اور مناسب سیاق و سباق کا حامل ہونا چاہیے۔ ہم ایک خوبصورت شہر کو اس کی بد صورتی کے اسباب کو ختم کیے بغیر حاصل نہیں کر سکتے۔ ثقافتی جگہ ایک اور مختلف لیکن انتہائی اہم اور اثاثہ مسئلہ ہے۔ کراچی جیسے بڑے شہر کے رہنے والے شہری زندگی سے منسلک دباؤ اور تناؤ کے ساتھ زندگی کی تیز رفتاری کا سامنا کرتے ہیں اور کراچی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ایک ایسا شہر ہے جو دنیا کے دیگر بڑے شہری مراکز کے مقابلے میں اپنے حصے سے زیادہ دباؤ اور تناؤ کو سہہ رہا ہے۔

دنیا بھر میں فیصلہ ساز اور شہری منصوبہ ساز بڑے شہروں میں سماجی اور ثقافتی سرگرمیوں کو پائیدار بنانے اور ان کے فروغ پر خصوصی توجہ دیتے ہیں۔ جو شہری آبادی کو ان کے دباؤ کے نکاس کا ایک ذریعہ مہیا کرتی ہیں اور ان کے اطمینان اور روحانی توازن کو بحال کرتی ہیں۔ تھینکروں، آرٹ گیلریوں، کھیلوں کے مراکز، پارکس، کھلی جگہوں، لائبریریوں کا قیام یہ وہ چند طریقے ہیں جو ایک شہر میں روحانی اور ثقافتی روح چھوٹکے دیتے ہیں۔

کراچی میں ایسی جگہیں کہاں ملیں گی؟ فیضی زمین آرٹ گیلری کا منصوبہ ہماری شرمندگی کے بہت سے زندہ ثبوتوں میں سے ایک ہے۔ کراچی کو زندگی اور روح مہیا کرنے میں ہماری مسلسل ناکامی اور نااہلیت ہے زندگی سے بھرپور شہریوں کے چند گروپوں نے کاروان کراچی اور کارافلم فیٹیول جیسی پیش رفت سے اچھی شروعات کی ہیں۔ لیکن یہ عمل اب تک ادارہ جاتی نہیں بن سکا ہے۔ ہم اب تک تھینکر اسٹیج کرنے اور دیگر پرفارمنگ آرٹس کی سرگرمیوں کے لیے اعلیٰ پائے کا کوئی آڈینورم قائم نہیں کر سکے۔

یہ ستم ظریفی ہے کہ ایک ایسے شہر میں تغافل کی صورتحال کو بھٹکنے پھولنے کی اجازت دی گئی جو قومی معیشت میں سب سے بڑا حصر ادا کرتا ہے۔ یہاں ملک کی واحد دو تجارتی بندرگاہیں ہیں۔ اس کے علاوہ یہ قومی صنعتی شعبے کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ اگر حکومت شہر کے مستقبل میں سرمایہ کاری کا اپنے عزم اور خواہش یا اہلیت یا پھر دونوں ہی سے ہاتھ دھو چکی ہے تو نئی شعبے سے مدد کی درخواست کی جاسکتی ہے۔ حکومت سہولتیں اور آسانیاں بہم پہنچانے میں کردار ادا کر سکتی ہے۔

دنیا کے بڑے شہری مراکز میں نئی اور سرکاری شراکت داری کے کئی ماڈلوز پر نظر ڈالی جاسکتی ہے۔ نیویارک میں ٹرانس اسکوائر جو کبھی ایک بدنام زمانہ ریڈلائٹ ایریا تھا اب آرٹ اور تھینکر کے لیے ایک مشہور شہری مرکز میں تبدیل ہو کر دنیا بھر میں ایک مثال بن چکا ہے۔ عوامی استعمال کے لیے شہر میں دستیاب جگہ کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کے لیے جدید اور اختراعی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ مثلاً حکومت نجی شعبے کو اپنی جائیدادوں میں عوامی تقریبی استعمال کی جگہوں کا مشترکہ ادارہ بنانے کی ترغیبات دے سکتی ہے۔ نیویارک کے راکفلر سینٹر جیسے منصوبوں سے فیض حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اس بات کا ادراک کرنا ضروری ہے کہ جب ہم عوامی جگہوں کی بات کرتے ہیں تو ان سے مراد وہ مقامات ہیں جہاں امیر اور غرب سبھی کی رسائی ہو اور وہ خوشی کا باعث ہوں۔ اس وقت کراچی میں تقریبی اور ثقافتی مقامات کا نمایاں اضافہ اعلیٰ طبقہ کے علاقوں میں مرکز ہے۔ جبکہ عام آدمی کے لیے ایسی حقیقی جگہیں بنانے اور معیاری تقریبی ترقی کے پھیلاؤ کے لیے کچھ نہیں کیا گیا۔

کراچی میں جمالیاتی ماحول کو بہتر بنانے کے لیے منصوبہ بندی اور ترقی کی جانب ایک جامع رسائی کی ضرورت ہے۔ جو نہ صرف خوبصورت بنانے والی اسکیموں بلکہ پورے سیاق و سباق کا جائزہ لے جن میں ان کی منصوبہ بندی اور ترقی ہوئی ہے اور شہر کے لیے مجموعی منصوبہ بندی اور ترقی کے خواب کے ساتھ ان کے تعلق کا جائزہ بھی لے۔ منصوبہ بندی میں چند قابل عمل نسبت کارا اور ہم آہنگی کی تقویت، شہر میں زمین کی ملکیت رکھنے والے مختلف اداروں کے درمیان ترقی اور قواعد و

ضوابط کے طریقہ عمل، رو بہ منزل طبعی بنیادی ڈھانچے، ایک اہل پبلک ماس ٹرانزٹ نظام، حاکمیت کے اداروں کا استحکام، قانون کی عملداری جیسے مسائل شہر کو خوبصورت بنانے کے مقصد کو لے کر چلنے کی ضرورت ہے۔ جب تک اس پر عملدرآمد نہیں ہوگا دیر یا اور پائیدار حل تلاش نہیں کیا جاسکتا۔ کراچی شہر کو خوبصورت بنانے کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے جو بڑا کردہ چند عمومی اور خصوصی اقدامات درج ذیل ہیں۔

● کراچی کے لیے ایک تصور کی منصوبہ بندی کریں۔ ہم کراچی کو 25 برس بعد کیسا دیکھنا پسند کریں گے۔ پھر اس خیال کو حقیقت میں تبدیل کرنے کے لیے مناسب منصوبے اور پروجیکٹ تیار کریں۔

● کراچی کی ترقیاتی منصوبوں کے تمام متعلقہ فریقوں کے ہمراہ وسیع پیمانے پر عوامی اتفاق رائے پیدا کریں۔ شہری گروپوں، تعلیمی اداروں اور ذرائع ابلاغ کو باہمی طریقے شامل کریں تاکہ اٹھائے جانے والے اقدامات کی پائیداری اور اقدام کے لیے عوامی جواز کو تقویت بنایا جاسکے۔

● شہر کراچی میں جمالیاتی ماحول کی بہتری کے لیے خصوصیت کے ساتھ سب سے اہم یہ ہے کہ ہر قیمت پر شہر کی باقی ماندہ جگہوں کو تجاویزات یا زمین کے دوسرے استعمال میں تبدیل ہونے سے بچایا اور محفوظ رکھا جائے۔ شہر کے لیے تقریبی ترقی کے لیے پانچ مختلف علاقوں کی نشاندہی کی گئی ہے جس پر عمل ہو سکتا ہے اور جس کے لیے عمل کی ترجیحات کی نشاندہی کی ضرورت ہے۔

● ساحلی تقریبی ترقی (اس سلسلے میں کے ڈی اے نے اقوام متحدہ کے تعاون سے کراچی ترقیاتی منصوبہ برائے ساحلی ترقی تیار کیا تھا جو نفاذ کے لیے ایک بہترین پلاننگ دستاویز ہے)۔

● کھلی جگہوں، سبز پٹیوں اور اعلیٰ معیار کے تقریبی اور تقسیم پارکوں کو ترقی دینا۔

● شہر میں تھینکر، آرٹس اینڈ کرافٹس، لائبریریوں اور عجائب گھروں وغیرہ کو فروغ دینے کے لیے ایک ثقافتی خلق کو ترقی دی جائے۔

● شہر کے تعمیری ورثے اور ان کے استعمال میں تبدیلی کا تحفظ کیا جائے تاکہ تفریح کے لیے عوامی استعمال ہو سکے۔ اس کی ایک مثال 'موہن جیو' ہے۔

● بین الاقوامی معیار کی کھیلوں کی سہولتوں کو ترقی دی جائے۔

● کراچی کے بوسیدہ اور رو بہ منزل گروپوں کے لیے شہری احیاء اور بحالی کے منصوبے کا آغاز کیا جائے جس کی بنیاد متاثرہ افراد کی بھرپور شرکت پر ہو۔

● کراچی کی خوبصورتی کے ایک منصوبے کے لیے معاشرے کے جس طبقے کو دی آئی پی کی حیثیت دینی چاہیے وہ بچے اور نوجوان ہیں۔ ہمارے بچے ہمارا مستقبل ہیں۔ اس حقیقت کو جاننے کے لیے راکٹ تیار کرنے والے کسی سائنسدان کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی بھی قوم جو اس حقیقت کو سمجھنے میں ناکام رہتی ہے اور اس کے مطابق منصوبے نہیں بناتی وہ دراصل خودکشی کر رہی ہوتی ہے۔ ہمیں زندگی کی اس حقیقت کو نہیں بھولنا چاہیے۔

● آخر میں کراچی کے خواب و خیال کو حقیقت میں بدلنے، ترقی اور تقویت دینے والی ایک مہم میں رابطے کے لیے مرکز نگاہ کی حیثیت سے میں جس ادارے کی نشاندہی کرنا چاہوں گا وہ شہری ضلعی حکومت کراچی ہے جس کے لیے شہر کی خوبصورتی ایک جزواہم ہے۔ کسی بھی مہذب معاشرے میں جہاں ایک عملی جمہوریت کا وجود ہو ایک شہر کے عوام یا ایک شہر اپنے مقامی مسائل کے حل کے لیے اپنے منتخب نمائندوں کی جانب دیکھتا ہے۔ وہ وفاقی حکومتوں کی جانب سے آنے والے خصوصی ترقیاتی پیکیج کا انتظار نہیں کرتے۔ لوگ اپنے شہر سے بہتر طور پر وابستہ ہوتے ہیں اور سٹی کونسلیں اور ایسے دوسرے فورم مقامی مسائل کے حل اور بحث و جانچنے کے لیے سب سے زیادہ پسندیدہ پلیٹ فارم مہیا کرتے ہیں۔

● کراچی مستثنیٰ نہیں ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ کراچی کی شہری ضلعی حکومت آگے بڑھ کر آنے والی نسلوں کو مد نظر رکھ کر کراچی کے لیے منصوبے بنائے۔

فرحان انور

اربن پلاننگ اور ایڈیٹری شہری نیوز لیٹر

انڈر پاس سے نکاسی
آب کا نظام ناقص تھا،
لیکن اس سے بدتر اس
کا نفاذ تھا

کے پی ٹی انڈر پاس۔ ناقص پلاننگ کا شاہکار

یہ مضمون مون سون بارشوں کی تباہ کاریوں کے بعد لکھا گیا تھا۔ جب ناقص تعمیراتی پلاننگ اور تجاوزات کی بناء پر انڈر پاس تالاب بن گیا تھا اور کلفٹن اور باتھ آئی لینڈ کے رہائشی علاقوں میں گھنٹوں تک پانی کھڑا تھا۔ اس کے بعد انتظامیہ کی جانب سے نکاسی آب کے ضمن میں متعدد اقدامات اٹھائے گئے، لیکن دسمبر کی بارش نے ایک بار پھر نام نہاد ماہرین تعمیرات اور منصوبہ بندی کا پول کھول دیا۔ کے پی ٹی انڈر پاس اس دفعہ بھی دریفٹکا منظر پیش کر رہا تھا۔ کیا ہر بارش کے بعد ایسا ہی ہوگا؟ شہری سوال کرتے ہیں۔

انڈر پاس کو صدر کے پی ٹی پاکستان کی ہدایت پر تعمیر پاکستان پروگرام کے تحت تعمیر کیا جانا تھا نپاک کو ایک مناسب ٹریفک

عوام/شہریوں کو آسانی اور سہولت بہم پہنچانے کے لیے ان کی اصلاح/بہتری کا حکم دیں گی تاکہ منصوبے پر جو کثیر رقم خرچ ہوئی ہے وہ واجب اور حق بجانب ٹھہرائی جائے۔

1- نکاسی آب کے نظام کا ڈیزائن ناقص تھا ہی لیکن اس سے بدتر اس کا نفاذ تھا۔ اسے اب بھی دوبارہ ڈیزائن کر کے بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ تاکہ وہ مناسب طور پر ضرورتوں کو پورا کر سکے۔ سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ کے تمام راستے سے اسے منسلک کرنا ضروری ہے۔ صاف کیا ہوا یہ پانی پورے علاقے کو سرسبز و شاداب کرنے کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔

ٹی کے خزانے میں جانے والی تمام رقم شہر کراچی کے خرچ پر حاصل ہوتی ہے۔ ایف ڈیو او کا انتخاب کنٹریکٹر کی حیثیت سے کیا گیا۔

نپاک نے ٹریفک کے ایک مطالعے کے بعد اسے ڈیزائن کیا۔ متعلقہ شہریوں سے مشورہ نہیں کیا گیا۔ سی ڈی جی کے اوری سی بی سے حقیقتاً منظوری ہی نہیں لی گئی۔ دکانداروں اور علاقے کے ساکنان سے بات چیت محض ایک دکھاوا تھی۔ کیونکہ میڈیا میں اس سلسلے میں بہت شور مچایا گیا تھا لیکن ان کے اصل مشاہدات اور خدشات کو کبھی دور نہیں کیا گیا اور انہوں نے صرف زبانی جمع خرچ ہی کیا۔

اگرچہ کہ شون سرکل کراسنگ (کے پی ٹی انڈر پاس) سے متعلق بہت سے مسائل، نقائص اور خدشات ہیں لیکن ان میں کچھ بہت اہم ہیں۔ جن کی فہرست درج ذیل ہے اور یہ درخواست کی جاتی ہے کہ متعلقہ ادارے/عدالتیں انہیں گہرائی سے دیکھیں گی اور

مطلوعے اور متاثرہ فریقوں سے معلومات حاصل کرنے کے بعد اس کا ڈیزائن تیار کرنا تھا۔ سی ڈی جی کے اوری سی بی حتمی ڈیزائن کی منظوری دیتے کیونکہ شون سرکل ان دونوں اداروں کی حدود کے دائرہ اختیار میں واقع ہے۔ کے پی ٹی کو اس کی ادائیگی کرنے کے لیے کہا گیا۔ (اسے) اس کراسنگ پر آدھی ٹریفک کے پی ٹی سے متعلق ہوتی ہے۔ (بی) کے پی

شہری بحران

شہری رپورٹ



فوارہ خاموش کھڑا ہے

حکومت پاکستان کے سرکاری شعبے کے ایک ادارے کراچی پورٹ ٹرسٹ کے ہاتھوں ہم کراچی کے شہریوں کو شدید پریشانی اٹھانی پڑی ہے۔ صحت اور جائیداد برباد اور روزمرہ زندگی کے انتشار سے بری طرح دوچار ہوئے۔

کے پی ٹی نے 225 ملین روپے کی لاگت سے ایک فوارہ تعمیر کیا ہے جو محض ایک آرائشی شے ہے اور ایک ایسے شہر کے باسیوں کے لیے باعث تامل ہے جس کی ایک بڑی آبادی کو پینے کا صاف پانی، بجلی، طبی سہولتیں اور ایسویولنس خدمات دستیاب نہیں ہیں۔ اس فوارے کو مناسب طور سے نشان کلفت کی حیثیت سے بیان کیا جا سکتا ہے جس نے عوام کو بے وقوف بنانے کے مقصد کو پورا کیا ہے۔ یہ فوارہ اب سمندر کے بیچ خاموش اور بے کار کھڑا ہے۔

کے پی ٹی نے کلفٹن میں 180 ملین روپے کی لاگت سے ایک سال کی مدت میں ایک انڈر پاس مکمل کیا ہے۔ اس انڈر پاس کا ڈیزائن اس قدر ناقص تھا کہ کراچی میں پہلی بارش کے چند گھنٹوں کے اندر ہی اس میں پانی بھر گیا اور وہ ایک نہر کی صورت اختیار کر گیا جس کے نتیجے میں تمام ٹریفک معطل کر دیا گیا۔ روزمرہ زندگی بڑی طرح متاثر ہوئی اور شہری جائیداد اور صحت کو نقصان پہنچا۔ اب انڈر پاس کی مرمت اور تعمیر کے مزید کئی ماہ اور مزید کئی ملین روپے درکار ہوں گے۔

ہم شہری ان منصوبوں کی منظوری دینے والوں اور تعمیر کرنے والوں کا احتساب چاہتے ہیں۔ قیمتی ریاستی ذرائع کا غلط اصراف غیر متعلقہ منصوبوں مثلاً 225 ملین روپے کے پانی کے فوارے اور ناقص ڈیزائن شدہ 180 ملین روپے کا کلفٹن انڈر پاس پر کیوں کیا گیا۔ ہم اس کا احتساب چاہتے ہیں۔

بشکر: وی سی شیڈن - نیوز لیٹر آف

ہیپ لائن ٹرسٹ

شوروم۔ پیراڈائز اسٹور اور موناڈ مارکیٹ) کی پشت سے ظاہر ہونے والی اطرائی سڑکوں کے ساتھ متوازی نہیں ہیں۔ رکاوٹ ڈالنے والی ٹریفک ہے۔ جس کا نتیجہ مزید ٹریفک جام ہونے کی صورت میں نکلتا ہے۔

6- ڈیلا والا آغاز کلفٹن سینٹر اور پیراڈائز کے سامنے باقاعدہ پارکنگ کی جگہ کے اندر چار نئے جزیرے تخلیق کیے گئے ہیں۔ پارکنگ کی جگہ کم کر کے انہیں وافر جگہ دی گئی ہے۔ اور جانے پارکنگ اندر جانے اور باہر نکلنے کے راستے بہت زیادہ تنگ کر دیئے گئے ہیں جس کے نتیجے میں اور زیادہ ٹریفک جام ہو جاتا ہے۔

7- انڈر پاس کے شروع اور آخر میں دونوں اطراف کو مناسب طریقے سے ملا کر مکمل نہیں کیا گیا جو ایک اور خطرہ اور رکاوٹ ہے۔

8- پبلک بس اسٹاپ۔ ٹیکسی اسٹینڈ اور پیدل سڑک پار کرنے والوں کے لیے کوئی راستہ فراہم نہیں کیا گیا جو شہریوں کے لیے ایک بڑی زحمت ہے۔

ایف ڈبلیو اے کو یہ تمام عمل 4 ماہ (120 دن) میں مکمل کرنا تھا لیکن 13 ماہ (تقریباً 400 دن) گزر چکے ہیں اور اس کا خاتمہ دور تک کہیں نظر نہیں آتا۔ سی ڈی ٹی ڈبلیو اے نے پریس کے ذریعے ڈیزائن کے مرحلے پر ہی بیشتر مسائل کی نشاندہی ان کے سامنے کر دی تھی لیکن کسی نے بھی ان گزارشات پر کان نہیں دھرے۔

ایک اور تجویز یہ ہو سکتی ہے کہ جب یہ منصوبہ اپنی درستی کے ساتھ مکمل ہو جائے تو صرف ایک ادارے کو اس کے چلانے اور دیکھ بھال کے لیے ذمہ دار بنا دینا چاہیے۔

حادثے کا امکان نہیں رہے گا۔ یہ عوام کو ایک بڑے بھییلے سے بچائے گا کیونکہ انہیں پہلے بائیں جانب اور پھر دائیں جانب مڑنے کے لیے یوٹرن لینا پڑے گا۔ آپ تصور کر سکتے ہیں کہ سینکڑوں کاریں سنگل فری تیز رفتار ٹریفک کی حامل سڑکوں (خیابان رومی اور خیابان جامی دونوں) کو پیدا کر رہی ہیں۔ اگلی کراسنگ (تمن تلوار گلف کراسنگ، دو تلوار ایمرز اینڈ میری کراسنگ اور سب میرین چوک) پر ٹریفک کے بہتر بہاؤ کے بارے میں کچھ بھی نہیں سوچا گیا۔ جس کے نتیجے میں مزید ٹریفک جام ہوتا ہے اور شہریوں کو مزید کوفت اور پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔

3- انڈر پاس سے گزر کر آنے والی ٹریفک تیز رفتار ہوتی ہے جسے شون سرکل سے آنے والی ایک اور تیز رفتار لین میں دونوں جانب (نزد کالکس پمپ اور نزد نہر خیام) پر دم بھونا پڑتا ہے۔ لیکن لوہے یا اسٹیل کی گرل کی بجائے ایک ٹھوس دیوار کی تعمیر کے باعث دونوں ڈرائیور اس ادغام سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھنے کے قابل نہیں ہوتے۔ جس سے تیز رفتار تصادم کے امکانات پیدا ہوتے ہیں۔

4- کٹز کے جزیروں پر بد نما عجیب و غریب ڈھانچے تخلیق کیے گئے ہیں جن کے بارے میں کوئی بھی کچھ نہیں جانتا۔ جزیروں پر ایک ڈھانچہ استادہ کر دیا گیا ہے جو نہ صرف خطرناک ہے بلکہ گاڑی چلانے والوں کو مضطرب کرتا ہے۔

5- چاروں کونوں پر ٹریفک کے لیے بڑی حرکت سے سروں روڈ پر جانے کے لیے کٹ فراہم کیے گئے ہیں جو کٹز کے بلاکوں (نزد ڈکن ڈونٹ۔ ایم پی ڈبلیو

عمارات کو انتہائی غیر تکنیکی طور پر منہدم کیا گیا

شہر کے باسیوں کو اپنے گرد و پیش کے بری طرح متاثر کرنے والے مسائل پر خدشات و تحفظات لاحق ہیں تو شہری کو اطلاع دیں۔ برائے مہربانی ہمیں اس بارے میں لکھیں۔ تصویر ساتھ میں ضرور بھیجیں تاکہ کوشش بہتر ہو، مسئلے کا حل نکالا جائے۔ (ایڈیٹر)

پلاٹ نمبر C/1-627-1 سی اے ایریا۔ بلاک 2، پی ای سی ایچ ایس۔ کراچی ہماری رہائشی و تجارتی بلڈنگ C/1-626 سے منسلک ہے۔ مذکورہ پلاٹ پر تعمیر شدہ بلڈنگوں کو منہدم کر دیا گیا ہے۔ مذکورہ عمارات کو انتہائی غیر تکنیکی طور پر منہدم کیا گیا ہے جس کے نتیجے میں ہماری عمارت میں کئی دراڑیں نمودار ہو گئیں ہیں۔ اس سے ہمارے بجلی کی تقسیم کے انتظام کو خصوصاً بارش کے اس جاری موسم میں شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔

ان شکایات کو پلاٹوں کے مالک کے علم میں فوری طور پر لایا گیا لیکن یہ زبانی یاد دہانیاں بے کار ثابت ہوئی ہیں۔

ہمارے علم میں یہ حقیقت آئی کہ ان پلاٹوں پر نئی تعمیرات ہوں گی جن میں تہہ خانوں (بیسمنٹ) کی فراہمی بھی رکھی گئی ہے۔ اس صورتحال نے ان پلاٹوں پر ہونے والی تعمیرات کے بارے میں ہمارے خدشات اور تحفظات میں مزید اضافہ کر دیا ہے اور ہم مسلسل ذہنی اذیت کے عمل سے گزر رہے ہیں۔ مندرجہ بالا صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم اپنی عمارت (جس میں ہم رہائش پذیر ہیں) کی حفاظت اور سلامتی کے بارے میں زیادہ فکر مند ہیں۔

چنانچہ متعلقہ اداروں سے ضروری اقدامات کے اٹھانے کی موذبانہ گزارش ہے۔

نسیم عثمان ناگی

سابق ڈائریکٹر فوڈیکل ایجوکیشن اینڈ اسپورٹس

گورنمنٹ سرسید گرلز کالج۔ کراچی

گرد و پیش پر نگاہ

شہری رپورٹ